سوال

(385) داعی کو نرم اور ہنس مکھ ہونا چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ جن کو ہم دینی احکام کا پابند خیال کرتے ہیں 'وہ لوگوں سے بہت سختی اور درشتی سے معاملہ کرتے ہیں اور ہمیشہ منقبض اور ترش رو نظر آتے ہیں 'توان لوگوں کےلیے آپ کی کیا نصیحت ہے ؟ مسلمانوں کواپنے مسلمان بھائی سے کس طرح معاملہ کرنا چاہیے خصوصاً جب وہ دینی احکام کی پابندی میں کوتاہی کررہا ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی ﷺکی سنت مطہرہ سے ہمیں یہ راہنمائی ملتی ہے کہ انسان کےلیے یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کی طرف حکمت 'نرمی اور شائستگی کے ساتھ دعوت دے 'جیساکہ اللہ تعالی نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ سے بھی فرمایا :

ادعُ إِلىٰ سَبيلِ رَبِّكَ بِالحِكمَةِ وَالمَوعِظَةِ الحَسَنَةِ ۖ وَجـٰدِلهُم بِالَّتى هِىَ أَحسَنُ ... ١٢٥ ... سورة النحل

’’اے پیغمبر! لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سےاپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو۔‘‘

اور فرمایا :

فَبِما رَحمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُم ۖ وَلَو كُنتَ فَظًّا غَليظَ القَلبِ لَانفَضّوا مِن حَولِكَ ۖ فَاعفُ عَنهُم وَاستَغفِر لَهُم ... ١٥٩ ... سورة آل عمران

(اے محمدﷺ!) اللہ کی مہربانی سے تم ان لوگوں کےلیے بہت نرم مزاج واقع ہوئے ہو اور اگر تم سخت کو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے توان کو معاف کردو اور ان کےلیے (اللہ سے) مغفرت مانگو۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ وہارون کو فرعون کی طرف بھیجا توان سے فرمایا :

فَقولا لَهُ قَولًا لَيِّنًا لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَو يَخشىٰ ... ٤٤ ... سورة طه

''اور اس سے نرمی سے بات کرنا شاید وہ غور کرے یا ڈر جائے۔''

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے:

((ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق مالا یعطی علی العنف)) (صحیح مسلم' البر والصلة' باب فضل الرفق' ح:۲۵۹۳)

''بے شک اللہ تعالیٰ نرم ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی کے ساتھ وہ عطا فرماتا ہے جو وہ سختی کے ساتھ عطا نہیں فرماتا۔''

آپ جب مبلغین کو روانہ کرتے تو انہیں ہدایت فرماتے:

((یسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا)) (صحیح البخاري' العلم' باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتخولهم بالموعظة۔۔۔ الخ' ح:۶۹ وصحیح مسلم' الجهاد' باب فی الامر بالتیسیر وترک التنفیر' ح:۱۷۳۲)

''آسانی پیدا کرو اور مشکل میں نہ ڈالو' خوشخبری سناؤ اور نفرت میں نہ دلاؤ۔''

داعی کو چاہیے کہ وہ نرم ہنس مکھ اور کھلے دل کا مالک ہو تاکہ یہ بات اس شخص کو دعوت قبول کرنے کے لیے اپیل کرے' جسے وہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سدعوت دے رہا ہو۔ واجب ہے کہ یہ اپنے نفس کی طرف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے کیونکہ وہ جب صرف اللہ ہی کی طرف دعوت دے گا' تو اس طرح وہ مخلص بن جائے گا' اللہ تعالیٰ اس کے کام میں آسانی پیدا کر دے گا اور اس کے ہاتھوں اپنے جن بندوں کو چاہے گا ہدایت عطا فرما دے گا اور اگر وہ اپنے نفس کی طرف دعوت دے یعنی اس کا ارادہ یہ ہو کہ اسے فتح و نصرت حاصل ہو یا وہ اس طرح دعوت دے کہ گویا اسے اپنا دشمن سمجھ رہا ہو اور اس سے انتقام لینا چاہتا ہو تو اس طرح دعوت ناقص ہوگی اور ممکن ہے کہ برکت سے بھی محروم ہو لہذا داعی کے بھائیوں کو میری یہ نصیحت ہے کہ وہ اس بات پر توجہ فرمائیں کہ وہ اللہ کی مخلوق کو اس طرح دعوت دیں کہ ان کے پیش نظر مخلوق پر رحمت' اللہ عزوجل کے دین کی تعظیم اور اس کی نصرت واعانت ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص305

محدث فتویٰ